نہتے کمزور فارمرز اور طاقتور کارپوریٹ سیکٹر کی جنگ، پاکستان دوراہے پر

بڑی کمپنیاں ڈیری سیکٹر کا استحصال کیسے کر رہی ہیں!

چھوٹے فارمرز سے مارکیٹ چھیننے کیلئے کارپوریشنیں عام طور پر دو حربے استعمال کرتی ہیں ایک جانب سستا **خشک دودھ امپورٹ** کرتی ہیں اور

دوسری جانب چھوٹے فارمرز کو **مجرم** قرار دینے کیلئے **لابنگ** کرتی ہیں۔ پاکستان میں خشک دودھ کی امپورٹ سے بڑی کامیابی نہیں ملی،

اسلئے **چھوٹے ڈیری فارمرز کو شکست** دینے کیلئے **تازہ دودھ کے خلاف مہم چلانی پڑی**

چھوٹے ڈیری فارمرز کی جدوجہد کو قومی تحریک میں بدلنے کا وقت آگیا ہے۔ متحد ہو کر "تازہ دودھ سمیت" اپنے غیر رسمی نظام کا دفاع کرنا چاہیے۔ آج اٹھائے گئے چھوٹے چھوٹے اقدامات آنے والی نسلوں کیلئے دیرپا اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ چھوٹے ڈیری فارمرز کی جنگ پاکستان کے لیے منفرد نہیں ہے۔ **یہ ایک عالمی جنگ ہے۔** دنیا بھر میں چھوٹے ڈیری فارمز بحرانی کیفیت کا شکار ہیں، کارپوریٹ ٹیک اوور، ترقی پزیر ممالک کی جانب بڑھ رہا۔ **فریبی مارکیٹنگ** کے حربوں سے غالب زرعی کاروبار، مارکیٹوں اور پالیسی سازی پر اپنا تسلط قائم کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے چھوٹے فارمرز کے ساتھ کھڑے ہو کر پاکستان عالمی تحریک کا حصہ بن سکتا ہے۔

مکمل مضمون اردو اور انگریزی -- اس لنک میں Jassaraftab.com/dairy-farmers-and-corporate-assault

پاکستانی حکام، دیگر کئی ممالک کی طرح، فوڈ سیفٹی ریگولیشنز کا استعمال صارفین کے تحفظ کیلئے نہیں بلکہ کارپوریشنز کے حق کیلئے کر رہے ہیں

قانون ساز تازہ دودھ کی فروخت پر پابندی کے لیے تیار ہیں، جس سے کارپوریشنوں کو دودھ کی فراہمی پر مکمل کنٹرول حاصل ہوگا۔ بین الاقوامی ڈیری کمپنیوں کے لیے دنیا کا 5 واں سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک پاکستان ایک بڑی پوٹینشل مارکیٹ ہے بشرطیکہ وہ اسے چھوٹے ڈیری فارمرز کے ہاتھوں سے اسے چھین لے۔ سرمایہ دارانہ نقطہ نظر، عام لوگوں کے لیے دودھ کی فراہمی کو بہتر نہیں کرے گا، مگر یہ لوگوں تک غذائیت سے بھرپور تازہ دودھ کی رسائی کو ختم کر دے گا۔ جب کارپوریشنز کسی ملک کے ڈیری سیکٹر کا کنٹرول سنبھال لیتی ہیں، تو وہ نہ صرف مارکیٹ پر حاوی ہوتی ہیں بلکہ ڈیری فارمنگ کے طریقوں کو بھی بدل دیتی ہیں۔ جس کے لیے مہنگے ان پٹس اور امپورٹڈ نسلوں کے جانوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ **تازہ دودھ پر پابندی سے پاکستان کا نقصان اور کارپوریشنز کا فائدہ ہے۔**

چھوٹے فارمرز کو مجرم قرار دینے والے قوانین کے جواز کے طور پر پراسیسڈ مصنوعات پر زیادہ ٹیکس کو پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اب ان کمپنیوں نے بھی ٹیکس کی شکایات شروع کر دی ہیں۔

31 اکتوبر 2023 کو Narratives میگزین پر شائع ہونے والا عامر جہانگیر کا مضمون (ترجمہ)

Amir Jahangir is a global competitiveness, risk and development Expert. He leads Mishal Pakistan, the country partner institute of the Centre for the New Economy and Society Platform at the World Economic Forum.

نہتے کمزور فارمرز اور طاقتور کارپوریٹ سیکٹر کی جنگ، پاکستان دوراہے پر

بڑی کمپنیاں ڈیری سیکٹر کا استحصال کیسے کر رہی ہیں!

چھوٹے فارمرز سے مارکیٹ چھیننے کیلئے کارپوریشنیں عام طور پر دو حربے استعمال کرتی ہیں ایک جانب سستا **خشک** دودھ **امپورٹ** کرتی ہیں اور دوسری جانب چھوٹے فارمرز کو **مجرم** قرار دینے کیلئے **لابنگ** کرتی ہیں۔ پاکستان میں خشک دودھ کی امپورٹ سے بڑی کامیابی نہیں ملی، اسلئے **چھوٹے ڈیری فارمرز کو شکست** دینے کیلئے **تازہ دودھ کے خلاف مہم چلانی پڑی**

31 اکتوبر 2023 کو Narratives میگزین پر شائع ہونے والا عامر جہانگیر کا مضمون (ترجمہ)

مکمل مضمون (اردو اور انگریزی) اس لنک میں jassaraftab.com/dairy-farmers-and-corporate-assault

---

چھوٹے ڈیری فارمرز کی جدوجہد کو قومی تحریک میں بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔ متحد ہو کر ''تازہ دودھ سمیت'' اپنے غیر رسمی نظام کا دفاع کرنا چاہیے۔ آج اٹھائے گئے چھوٹے چھوٹے اقدامات آنے والی نسلوں کیلئے دیرپا اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ چھوٹے ڈیری فارمرز کی جنگ پاکستان کے لیے منفرد نہیں ہے۔ **یہ ایک عالمی جنگ ہے** ۔ دنیا بھر میں چھوٹے ڈیری فارمز بحرانی کیفیت کا شکار ہیں، کارپوریٹ ٹیک اوور، ترقی پزیر ممالک کی جانب بڑھ رہا ہے۔ **فریبی مارکیٹنگ** کے حربوں سے غالب زرعی کاروبار، مارکیٹوں اور پالیسی سازی پر اپنا تسلط قائم کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے چھوٹے فارمرز کے ساتھ کھڑے ہو کر **پاکستان عالمی تحریک کا حصہ** بن سکتا ہے۔

پاکستانی حکام، دیگر کئی ممالک کی طرح، فوڈ سیفٹی ریگولیشنز کا استعمال صارفین کے تحفظ کیلئے نہیں بلکہ کارپوریشنز کے حق کیلئے کر رہے ہیں

قانون ساز تازہ دودھ کی فروخت پر پابندی کے لیے تیار ہیں، جس سے کارپوریشنوں کو دودھ کی فراہمی پر مکمل کنٹرول حاصل ہوگا۔ بین الاقوامی ڈیری کمپنیوں کے لیے دنیا کا 5 واں سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک پاکستان ایک بڑی پوٹینشل مارکیٹ ہے بشرطیکہ وہ اسے چھوٹے ڈیری فارمرز کے ہاتھوں سے اسے چھین لے۔ سرمایہ دارانہ نقطہ نظر، عام لوگوں کے لیے دودھ کی فراہمی کو بہتر نہیں کرے گا، مگر یہ لوگوں تک غذائیت سے بھرپور تازہ دودھ کی رسائی کو ختم کر دے گا۔ جب کارپوریشنز کسی ملک کے ڈیری سیکٹر کا کنٹرول سنبھال لیتی ہیں، تو وہ نہ صرف مارکیٹ پر حاوی ہوتی ہیں بلکہ ڈیری فارمنگ کے طریقوں کو بھی بدل دیتی ہیں۔ جس کے لیے مہنگے ان پٹس اور امپورٹڈ نسلوں کے جانوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ **تازہ دودھ پر پابندی سے پاکستان کا نقصان اور کارپوریشنز کا فائدہ ہے۔**

چھوٹے فارمرز کو مجرم قرار دینے والے قوانین کے جواز کے طور پر پراسیسڈ مصنوعات پر زیادہ ٹیکس کو پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اب ان کمپنیوں نے بھی **ٹیکس کی شکایات** شروع کر دی ہیں۔

Amir Jahangir

is a global competitiveness, risk and development expert. He leads Mishal Pakistan, the country partner institute of the Centre for the New Economy and Society Platform at the World Economic Forum.

نہتے کمزور فارمرز اور طاقتور کارپوریٹ سیکٹر کی جنگ، پاکستان دوراہے پر

بڑی کمپنیاں ڈیری سیکٹر کا استحصال کیسے کر رہی ہیں!

Narratives میگزین پر شائع ہونے والے عامر جہانگیر کے مضمون کا ترجمہ

Translated by **Jassaraftab.com** from **narratives.com.pk**

ڈیری کا شعبہ پاکستان کی زراعت میں ایک اہم ذیلی شعبے کے طور پر بنیادی اہمیت کا حامل ہے، جس کا ویلیو ایڈڈ زرعی پیداوار میں 60.6 فیصد جبکہ مجموعی داخلی پیداوار (جی ڈی پی) میں 11.7 فیصد حصہ ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ عالمی ادارہ خوراک وزراعت (FAO) کے تسلیم شدہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان دودھ کی پیداوار میں دنیا کا چوتھا بڑا ملک ہے۔ 97 فیصد دودھ مقامی سطح پر مجموعی طور پر تازہ حالت میں فروخت ہوتا ہے جبکہ پروسیسڈ دودھ کا حصہ 3 فیصد کے قریب ہے جو کہ اکثر UHT دودھ کے طور پر مارکیٹ میں دستیاب ہوتا ہے۔

پاکستان میں ڈیری فارمنگ کے منظرنامے کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں چھوٹے پیمانے پر روایتی فارمنگ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہروں کے اطراف میں کمرشل فارمنگ بھی موجود ہے۔ دنیا بھر میں چھوٹے ڈیری فارمز بحرانی کیفیت سے دوچار اپنے وجود کو برقرار رکھنے کی جنگ میں مصروف ہیں۔ فریبی مارکیٹنگ کے حربوں کا استعمال کرتے ہوئے، غالب زرعی کاروبار جارحانہ طریقے سے مارکیٹوں اور پالیسی سازی پر اپنا تسلط قائم کر رہے ہیں۔ ان بڑی ڈیری کارپوریشنوں نے چھوٹے ڈیری فارموں کے لئے دو خطرناک آپشنز چھوڑے ہیں؛ یا تو قرضے کو بڑھاتے ہوئے اپنے کاروبار کو پھیلائیں، یا پھر خاتمے کا سامنا کریں۔ عالمی شمال میں کارپوریٹ ٹیک اوور کے طور پر جو سلسلہ شروع ہوا تھا، وہ اب ترقی پذیر ممالک میں وسعت پا رہا ہے اور، چھوٹے فارموں میں خوف و ہراس اور بدقسمتی کے بیج بو رہا ہے۔

پاکستان کو ایسی صورتحال میں ممکنہ طور پر زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ ملک کی ڈیری پیداوار کا 80 فیصد حصہ چھوٹے روایتی فارموں اور چھوٹی دکانوں پر مشتمل ہے۔ تاہم، ان چھوٹے ڈیری فارموں پر عوام کے اعتماد اور انحصار کو کارپوریشنوں اور حکومت میں موجود ان کے اتحادیوں کی جانب سے مسلسل حملوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ اس دودھ کو غیر محفوظ قرار دیتے ہیں۔ قانون سازوں کی خواہشات چھوٹے پیمانے پر ڈیری فارموں سے تازہ دودھ کی فروخت پر پابندی لگانے کے لیے تیار ہیں، جس سے کارپوریشنوں کو دودھ کی فراہمی پر مکمل کنٹرول حاصل ہوگا۔ اس اقدام سے فارمرز کسانوں کی روزی روٹی اور لاکھوں غریب صارفین کیلئے غذائیت سے بھرپور ڈیری تک رسائی شدید خطرے میں پڑ گئی ہے۔

مویشیوں کی پرورش اور ڈیری فارمنگ پاکستان کی دیہی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان کی کسانوں کی تقریباً 98 فیصد آبادی مویشیوں کی فارمنگ سے منسلک ہے، جو کہ ان کی روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہے۔ وہ جو جانور اپنی بچت کے طور پر پالتے ہیں اور ہنگامی حالات یا ضرورت کے وقت انہیں فروخت کرتے ہیں؛ 8 ملین سے زیادہ دیہی خاندان ڈیری کی پیداوار سے وابستہ ہیں، جو تقریباً 35 سے 40 ملین لوگوں کا سہارا ہیں۔ یہ خاندان اپنی غذائی ضروریات کو پورا کرنے اور اپنی آمدنی میں اضافے کے لیے ڈیری فارمنگ پر

انحصار کرتے ہیں۔

کاشتکار خاندان کی آمدنی کا ایک تہائی گائے اور بھینسوں کے دودھ سے وابستہ ہے۔ مزید برآں، چھوٹے کاشتکاروں کی طرف سے فراہم کیا جانے والا دودھ چھوٹے پیمانے کے ہزاروں دکانداروں اور گوالوں کیلئے ذریعہ آمدنی ہے۔ یہ گوالے ڈیری فارمرز سے دودھ خریدتے ہیں اور اسے براہ راست شہری صارفین یا چھوٹے پروسیسرز کو فروخت کرتے ہیں جو اسے روزانہ کی بنیاد پر پنیر، دہی اور دیگر ڈیری مصنوعات میں تبدیل کرتے ہیں۔

چھوٹے کاشتکاروں پر مشتمل یہ چھوٹی ڈیریاں جن میں چند گائے یا بھینسیں ہیں اور چھوٹے پیمانے پر گوالے، دکاندار اور چھوٹے پروسیسرز ہیں؛ قومی دودھ کی فراہمی میں 80 فیصد سے زیادہ حصہ ڈالتے ہیں۔ بڑی ڈیری کارپوریشنز جیسے نیسلے، فریز لینڈ کیمپینا، اینگرو، اور کارگل کا حصہ محض 5% ہے، باقی 15% قومی کمرشل ڈیری کمپنیوں جیسے کہ نشاط، ڈیری لینڈ، فرینڈ شپ، شریف، سیفائر، اور داداڈیریز فراہم کرتے ہیں۔ بین الاقوامی ڈیری کمپنیوں کے لیے دنیا کا 5 واں سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک پاکستان ایک بڑی پوٹینشل مارکیٹ ہے بشرطیکہ وہ اسے چھوٹے ڈیری فارمرز کے ہاتھوں سے چھین لے۔

چھوٹے ڈیری فارمرز سے مارکیٹ کو چھیننے کے لئے کارپوریشنیں عام طور پر دو حربے استعمال کرتی ہیں۔ ایک طرف شمالی امریکہ، یورپ اور اوشیانا جیسے زیادہ دودھ پیدا کرنے والے ممالک سے سستا خشک دودھ (پاؤڈر) خریدتی ہیں۔ دوسری جانب چھوٹے ڈیری فارمرز کو مجرم قرار دینے کی غرض سے قوانین اور ضوابط کے لیے لابنگ کرتی ہیں۔ بڑی ڈیری کمپنیوں نے ایشیاء اور دنیا بھر میں ڈیری مارکیٹوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے انہی دو حربوں کا استعمال کیا ہے۔

پاکستان میں کارپوریشنوں کو پہلی حکمت عملی سے ملی جلی کامیابی ملی ہے۔ جب 2015 میں پاؤڈر دودھ کی امپورٹ صرف یورپ سے ریکارڈ 44.2 ملین کلوگرام تک بڑھ گئی تو عوامی دباؤ نے حکومت کو پاؤڈر دودھ کی امپورٹ پر 25 فیصد ٹیرف لگانے پر مجبور کیا۔ بعد میں یورپی یونین کے سفیروں اور بڑی ڈیری لابی کی شدید مخالفت کے باوجود اسے 2017 میں 45 فیصد اور پھر 2018 میں 60 فیصد کر دیا گیا۔ اس کے باوجود ان ٹیرف پر بھی بڑی ڈیری کمپنیاں ڈیری فارمرز کو نقصان پہنچاتے ہوئے خشک دودھ امپورٹ کرتی رہیں۔ کرونا بحران کے دوران، کسانوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ پاؤڈر دودھ کی درآمدات پر پابندی عائد کرے کیونکہ وہ مانگ میں کمی اور مسلسل ضرورت سے زیادہ امپورٹ کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس سیاسی تناظر میں، کارپوریٹ ڈیری کمپنیوں کو پاکستان کی چھوٹی ڈیریوں کو شکست دینے کیلئے دوسرے حربے کا سہارا لینے پڑا، (یعنی تازہ دودھ کے خلاف مہم چلانی پڑی)۔

کئی سالوں سے، بڑی ڈیری کمپنیوں نے میڈیا میں چھوٹی ڈیریوں کے دودھ کو بدنام کرنے کے لیے ایک بے لگام مہم چلائی ہے۔ وہ اسے غیر صحت بخش، غیر محفوظ، ملاوٹ شدہ اور ناقص معیار کے طور پر لیبل کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے اشتہارات میں خوفناک تصاویر پیش کی جاتی ہیں، جو صارفین کی توجہ تازہ دودھ کے استعمال کے خطرات کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کرتی ہیں، جسے اکثر "Loose Milk" کہا جاتا ہے۔ ''گوالوں'' کو بدکردار مجرموں کے طور پر پیش کرنے کی ان کی کوششوں کے باوجود، زیادہ تر پاکستانی اب بھی تازہ دودھ کو ترجیح

دیتے ہیں، جو آسانی سے دستیاب اور پیک شدہ دودھ سے کم مہنگا ہے۔

ملاوٹ درحقیقت چھوٹی ڈیریوں میں بھی ہوسکتی ہے۔ دودھ کی ترسیل کرنے والے اہلکار تازہ دودھ کو پانی میں ملا کر اس کا حجم بڑھا سکتے ہیں۔ گرمی کے شدید ترین دنوں میں، ڈیلیوری کرنے والے اہلکار کبھی کبھی دودھ کو ٹھنڈا رکھنے اور طویل سفر کے دوران خراب ہونے سے بچانے کے لیے برف ڈال دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار نیا نہیں ہے اور صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ یہ چھوٹی ڈیریوں کے لیے مخصوص نہیں ہیں، کیونکہ بڑی ڈیری کمپنیوں کو بھی ملاوٹ اور آلودگی کے اسکینڈلز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

2007 اور 2011 کے درمیان، پنجاب حکومت (جو بڑی ڈیری کمپنیوں کا گڑھ ہے اور ملک کی 73 فیصد دودھ کی سپلائی کا ذریعہ ہے) نے پیور فوڈ قانون اور فوڈ سیفٹی سٹینڈرڈز ایکٹ نافذ کیا۔ ان ضابطوں میں، پہلی بار، دودھ میں ملاوٹ کے لیے سخت سزائیں متعارف کرائی گئیں۔ 2016 اور 2018 میں، مزید ضابطے بنائے گئے اور تازہ دودھ پر پابندی لگاتے ہوئے یہ حکم دیا گیا کہ تمام پاسچرائزڈ دودھ کو پیک شدہ شکل میں فروخت کیا جانا چاہیے، لیبل لگانا چاہیے، اور پوری سپلائی چین میں مخصوص درجہ حرارت برقرار رکھا جانا چاہیے۔

2018 کے نئے قواعد وضوابط کے مطابق ہر دودھ کی پیداوار اور فروخت میں مصروف ہر کسان یا کوآپریٹو کی سرکاری رجسٹریشن لازمی قرار دی گئی، چاہے اس کا سائز جو بھی ہو۔ چھوٹے ڈیری فارمرز کے لیے ان قوانین کی تعمیل کرنا عملی طور پر ناممکن ہے۔ اس کے نتیجے میں حکام نے چھوٹے پیمانے پر ڈیریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا، جس کے نتیجے میں ایسے واقعات رونما ہوئے جہاں مقامی حکام نے ڈیری فارمرز کو اپنے مویشیوں کے ساتھ شہر کی حدود سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ چھوٹے ڈیری فارمز، جو اکثر شہری آبادیوں کو تازہ دودھ کی فروخت پر انحصار کرتے ہیں، ان کو ان قوانین کی وجہ سے اہم چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایک مثال میں، ستمبر 2019 میں فیصل آباد میں تقریباً 500 ڈیری فارمرز پر میونسپل حکام نے چھاپے مارے، اور انہیں نقل مکانی پر مجبور کیا۔ لاہور ہائی کورٹ کی مداخلت کے بعد ہی ان کسانوں کو عارضی طور پر شہر کی حدود میں رہنے کی اجازت دی گئی۔ فیصل آباد میں ڈیری فارمنگ کرنے والے 500 خاندان روزانہ تقریباً 40,000 لیٹر تازہ دودھ فراہم کرتے ہیں، جس میں سے زیادہ تر شہر میں استعمال ہوتا ہے، اور اس سے کارپوریٹ ڈیریوں کے منافع میں کمی آتی ہے۔

ترکی میں 1995 میں دودھ کی پاسچرائزیشن لازمی ہوگئی اور 2008 میں کھلے دودھ کی فروخت پر پابندی لگا دی گئی۔ ان اقدامات کا مقصد نجی اور کارپوریٹ سیکٹر کے دودھ کی پیداوار کو تقویت دینا تھا، جس کے نتیجے میں ترکی کے دودھ اور دودھ کی ضمنی مصنوعات کی برآمدات میں 90 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس منتقلی نے 20 سے کم والے چھوٹے فارموں کو ڈیری فارموں میں منتقل کر دیا۔

ان کارپوریٹ اور ریگولیٹری چیلنجوں کے درمیان، چھوٹے اور بے زمین کسانوں کے اتحاد، پاکستان کسان مزدور تحریک (PKMT) نے خواتین اور بچوں کے لیے غذائیت اور روزگار کو نقصان پہنچانے والی پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ پی کے ایم ٹی نے نشاندہی کی ہے کہ نئی پالیسیاں کارپوریشنوں کو اُس ڈیری کے شعبے پر قابو پانے کے قابل بنا دیں گی جس سے بہت سی خواتین کو اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے اور آمدنی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر چھوٹے فارمرز کو ڈیری کے کاروبار سے نکال دیا جاتا ہے، تو لاکھوں خاندان نہ صرف

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

آمدنی کے ایک پائیدار ذریعہ سے محروم ہو جائیں گے بلکہ خوراک اور غذائیت کے ایک بھرپور ذریعہ سے بھی محروم ہو جائیں گے۔

ان کارپوریٹ اقدامات کے باوجود، بڑی ڈیری کمپنیاں اب بھی چھوٹے ڈیری فارمرز سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ مثال کے طور پر، فریزلینڈ کیمپینا نے پاکستان میں تین سال کی خاطر خواہ سرمایہ کاری کے بعد بھی ابھی تک کوئی منافع حاصل نہیں کیا۔ اگر چہ چھوٹے فارمرز کو مجرم قرار دینے والے قوانین کے جواز کے طور پر ان کی پروسیسڈ مصنوعات پر زیادہ ٹیکس کو جواز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اب ان کمپنیوں نے شکایت کرنا شروع کر دی ہے کہ ان زیادہ ٹیکسوں کی وجہ سے صارفین چھوٹے فارمز کے فل کریم دودھ کو ان کے "محفوظ" ٹی وائٹنرز پر ترجیح دے رہے ہیں۔

جب کارپوریشنز کسی ملک کے ڈیری سیکٹر کا کنٹرول سنبھال لیتی ہیں، تو وہ نہ صرف مارکیٹ پر حاوی ہوتی ہیں بلکہ ڈیری فارمنگ کے طریقوں کو بھی بدل دیتی ہیں۔ ایک تبدیلی چھوٹے پیمانے کی روایتی ڈیری فارمنگ سے غیر ملکی انڈسٹری کی شکل میں جدید ڈیری فارمنگ کی جانب پیش قدمی ہے، جس کے لیے مہنگے ان پٹس اور امپورٹڈ نسلوں کے جانوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

بڑی ڈیری کارپوریشنوں کے تسلط کو چیلنج کرنے کے لیے، غیر منظّم چھوٹے ڈیری فارمرز کو متحد ہو کر اپنے ''تازہ دودھ سمیت'' غیر رسمی نظام اور مصنوعات کا دفاع کرنا چاہیے۔ یہ چھوٹے ڈیری فارمرز کم سے کم ٹیکنالوجی کے ساتھ روایتی طریقوں سے ہی فارمنگ کرتے ہیں، لیکن وہ پاکستان کی آبادی کی ایک بڑی اکثریت کی غذائی ضروریات کو مئوثر طریقے سے پورا کرتے ہیں۔ وہ چھوٹے ڈیری فارموں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر انحصار کرنے والے تقریباً 40 ملین لوگوں کو ذریعہ معاش بھی فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان میں حکام، دیگر کئی ممالک کی طرح، فوڈ سیفٹی ریگولیشنز کا استعمال صارفین کے تحفظ کے لیے نہیں بلکہ کارپوریشنز کے حق میں ڈیری سیکٹر کی تنظیم نو کے لیے کر رہے ہیں۔ اگر چہ، یہ سرمایہ دارانہ نقطہ نظر، عام لوگوں کے لیے دودھ کی فراہمی کو بہتر نہیں کرے گا، مگر یہ لوگوں تک غذائیت سے بھرپور تازہ دودھ کی رسائی کو ختم کر دے گا جسے زیادہ تر پاکستانی پسند کرتے ہیں۔ قواعد وضوابط کو چھوٹے ڈیری فارمز کی حمایت کرنی چاہیے، انہیں کمزور نہیں کرنا چاہیے۔ تازہ دودھ کے معیار اور سیفٹی کو ان حقائق کے مطابق بہتر بنانے کے لئے چھوٹے ڈیری فارمرز کی مدد کرنے میں حکومتوں کا اہم کردار ہے۔ تازہ دودھ پر مکمل پابندی سے نہ صرف کسانوں کو نقصان پہنچے گا، بلکہ چھوٹے درجے کی ڈیری فارمز سے منسلک ہر شخص، دکانداروں اور تاجروں سے لے کر ڈیلیوری کرنے والے افراد تک، سب متاثر ہوں گے۔ اس سے ملک کو نقصان پہنچے گا اور صرف کارپوریٹ سیکٹر کو ہی فائدہ پہنچے گا۔

کمزور اور طاقتور کی جنگ:

بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں دودھ کی صنعت کا استحصال کر رہی ہیں۔ چھوٹے فارمرز پر فارم کا سائز بڑھانے اور بریڈنگ سٹاک کو بہتر بنانے کے لئے زیادہ پیداوار والی امپورٹڈ گائیوں کی طرف بڑھنے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہیں۔ دودھ بیچنے والے دیہاتیوں کو شہری خریداروں سے

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

جوڑنے کے لیے یہ آپریشنز، جو پہلے تو علامتی لگ سکتا ہے، درحقیقت کسانوں پر ان کے اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے قرضہ لیں، یہ آپشن زیادہ تر امیر اور بڑے کسانوں کے لیے دستیاب ہوتی ہے۔

بڑی تجارتی ڈیری کمپنیاں، پیک شدہ دودھ کے برانڈز کی فروخت کے علاوہ، پراسیسڈ ڈیری مصنوعات کی فروخت کو فروغ دینے میں بھی سب سے آگے ہیں۔ ان پروڈکٹس کو اپنے پورٹ فولیو میں رکھنے سے وہ صارفین کو کم قیمت پوائنٹس پر نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان پراڈکٹس سے زیادہ منافع ہوتا ہے کیونکہ دودھ کی قیمت (تازہ اور پیک شدہ دونوں) آبادی کے ایک بڑے حصے کے لیے ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ پراسیسڈ ڈیری مصنوعات فروخت کرنے کا عمل ہی تازہ، کچے اور کھلے دودھ کی قیمت کو کم کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دودھ کو اب ایسی مصنوعات کا مقابلہ کرنا ہے جو کم قیمت پر تیار کی جا سکتی ہیں، اور واضح طور پر یہ بتانا ہے کہ ایسی مصنوعات دودھ نہیں بلکہ ایک متبادل ہے۔ یہ تازہ اور کچا دودھ ہی ہے، جسے کمپنیاں اپنے حقیقی مدمقابل کے طور پر دیکھتی ہیں۔ (بشکریہ: کیا چھوٹے کسان زندہ رہ سکتے ہیں؟ پاکستان میں ملک ویلیو چین کو تجارتی بنانے کے مسائل)

حکومت کا کردار:

ڈیری سیکٹر کی ترقی اور ریگولیشن میں حکومت اور ریگولیٹر کا اہم کردار ہے۔ پاکستان کے وفاقی آئینی ڈھانچے کے پیش نظر، زراعت، اور اس کے تحت ڈیری، ایک صوبائی موضوع ہے۔ حکومت اور ریگولیٹر چھوٹے ڈیری فارمرز کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے انہیں مراعات اور مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ حکومت تازہ، کچے دودھ کو فروغ دے سکتی ہے اور دودھ کی حفاظت اور معیار کو یقینی بنانے کے لیے جمع کرنے کے مقامات پر جانچ اور کوالٹی ایشورنس کی جانچ میں مشغول ہو سکتی ہے۔ حکومت چھوٹے کسانوں کو اپنے فارموں کو بڑے سائز میں تبدیل کرنے کے لیے سرمائے اور فنانسنگ تک رسائی بھی فراہم کر سکتی ہے، اس طرح ان کے معاشی منافع کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ، حکومت اور ریگولیٹرز بڑے ملٹی نیشنل اور نیشنل ڈیری مارکیٹرز کے آپریشنز کو ریگولیٹ کر سکتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ چھوٹے کسانوں کا استحصال نہ کریں۔ وہ ایسی پالیسیوں کو بھی فروغ دے سکتے ہیں جو چھوٹے کسانوں کو مستحکم کرے اور انہیں فنانسنگ کے دباؤ سے بچائے۔ حکومت ایسی پالیسیوں کو بھی فروغ دے سکتی ہے جو چھوٹے کسانوں کو پراسیسڈ ڈیری مصنوعات کی وجہ سے ہونے والی تازہ، کچے اور کھلے دودھ کی قیمتوں میں کمی سے بچائے۔

کس طرح بڑی ڈیری کمپنیاں منافع بخش ہوتی ہیں اور "صارفین" پیکجنگ کے لیے ادائیگی کرتے ہیں

ڈیری انڈسٹری پاکستان کی معیشت کا ایک بڑا کھلاڑی ہے، جو لاکھوں لوگوں کو روزی روٹی فراہم کرتا ہے اور ایک وسیع آبادی کی غذائی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اس کے باوجود، اس صنعت کو قریب سے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح بڑی ڈیری کمپنیاں تازہ دودھ سے قیمت نکالتی ہیں جبکہ اکثر صارفین کو پیکجنگ اور تقسیم کی لاگت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اگر ہم اس رجحان کا جائزہ لیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

یہ سب پاکستان کے منفرد تناظر میں کیسے ہوتا ہے۔

دودھ کی خریداری اور جمع کرنا:

پاکستان میں بڑی ڈیری کمپنیاں تازہ دودھ کی خریداری اور جمع کرنے کے لیے وسیع نیٹ ورک بناتی ہیں۔ وہ چھوٹے ڈیری فارمرز، کوآپریٹیو اور انفرادی سپلائرز سے دودھ حاصل کرتے ہیں۔ اس کا مقصد کم سے کم قیمت پر خام دودھ کی مسلسل فراہمی کو محفوظ بنانا ہے۔

کوالٹی کنٹرول اور ٹیسٹنگ:

جمع شدہ دودھ کو کوالٹی کنٹرول اور جانچ کے سخت طریقہ کار سے گزرنا پڑتا ہے۔ بڑی ڈیری کمپنیاں معیار کے مخصوص معیارات کو پورا کرنے اور ریگولیٹری تقاضوں پر عمل کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ جانچ میں پیرامیٹرز شامل ہیں جیسے فیٹ، پروٹین کی سطح، درجہ حرارت اور آلودگیوں کی عدم موجودگی، جو مصنوعات کے معیار اور سیفٹی دونوں کو یقینی بناتے ہیں۔

پروسیسنگ اور ویلیو ایڈیشن:

جمع کرنے کے بعد، دودھ کو پروسیسنگ کی سہولیات میں لے جایا جاتا ہے جہاں اسے پاسچرائز کیا جاتا ہے یا اس کی شیلف لائف کو بڑھانے کے لیے انتہائی ہائی ٹمپریچر (UHT) پراسیس کیا جاتا ہے۔ اس میں مختلف طریقوں سے ویلیو ایڈیشن کی جاتی ہے۔ اس میں ضروری وٹامنز اور معدنیات کو دودھ کی غذائیت کو بڑھانے کے لیے شامل کیا جاتا ہے، جس کی مارکیٹنگ صحت کے فائدے کے طور پر کی جاتی ہے۔ چاکلیٹ یا سٹرابیری جیسے ذائقے صارفین کی متنوع ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے متعارف کرائے گئے ہیں۔ تازہ دودھ مختلف قسم کی ڈیری مصنوعات میں تبدیل ہوتا ہے، جیسے پنیر، دہی، مکھن، آئس کریم، جو اکثر کچے دودھ کے مقابلے میں زیادہ منافع بخش ہوتی ہیں۔ دودھ کو مختلف فارمیٹس میں پیک کیا جاتا ہے، کارٹنوں اور بوتلوں سے لے کر پاؤچز اور سنگل سرو کنٹینرز تک، جس سے برانڈنگ اور مارکیٹنگ کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

برانڈنگ اور مارکیٹنگ:

بڑی ڈیری کمپنیاں اپنی مصنوعات کو مارکیٹ میں پوزیشن دینے کے لیے برانڈنگ اور مارکیٹنگ میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کرتی ہیں۔ وہ صارفین کے اعتماد اور وفاداری کو بڑھانے کے لیے معیار، ذائقہ، صحت کے فوائد اور سہولت پر زور دیتے ہیں، جو بہترین قیمت کا جواز پیش کرتے ہیں۔

تقسیم اور سپلائی چین کی کارکردگی:

مصنوعات کی ملک بھر کے ریٹیلرز تک پہنچ کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک ناگزیر ہیں۔ بڑی ڈیری کمپنیاں سپلائی چین مینجمنٹ، نقل و حمل کو بہتر بنانے، گودام اور تقسیم میں مہارت رکھتی ہیں۔ یہ آپریشنل اخراجات کو کم کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ان کی مصنوعات آسانی سے دستیاب رہیں۔

قیمتوں کا تعین کرنے کی حکمت عملی:

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

بڑی ڈیری کمپنیاں منافع کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے مختلف قیمتوں کی حکمت عملی استعمال کرتی ہیں۔ ان میں مارکیٹ شیئر کو برقرار رکھنے کے لیے مسابقتی قیمتوں کا تعین، خصوصی یا اعلیٰ معیار کی مصنوعات کے لیے پریمیم قیمتوں کا تعین، اور سیل کو بڑھانے کے لیے پروموشنل قیمتوں کا تعین شامل ہے۔

صارف پیکجنگ کے لیے ادائیگی کرتا ہے:

پاکستان میں صارفین اکثر ڈیری مصنوعات کی قیمت کے ذریعے پیکجنگ کے لیے ادائیگی کرتے ہیں۔ پیکیجنگ کے اخراجات عام طور پر مصنوعات کی مجموعی قیمت میں شامل ہوتے ہیں، یعنی صارفین پیکیجنگ اور تقسیم کے لیے دودھ کے اصل مواد سے زیادہ ادائیگی کرتے ہیں۔

پائیداری کے اقدامات:

بڑھتے ہوئے ماحولیاتی خدشات کے جواب میں، کچھ بڑی ڈیری کمپنیاں اپنے کاربن فوٹ پرنٹ کو کم کرنے کے لیے پائیداری کے اقدامات میں سرمایہ کاری کرتی ہیں۔ اگرچہ ان اقدامات کا مقصد ماحولیات سے آگاہ صارفین کو اپیل کرنا ہوتا ہے، وہ پریمیم قیمتوں کا جواز پیش کرنے کے لیے مارکیٹنگ کی حکمت عملی کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں۔

صارفین کی پسند اور آگاہی:

پاکستان میں صارفین کو ڈیری انڈسٹری پر اثر انداز ہونے کی طاقت حاصل ہے۔ باخبر انتخاب کرنے اور معیار اور شفافیت کو ترجیح دینے والے برانڈز کی حمایت کرنے سے، صارفین بڑی ڈیری کمپنیوں کے طرزِ عمل کو تشکیل دے سکتے ہیں اور زیادہ پائیدار اور لاگت سے مؤثر حل کی وکالت کر سکتے ہیں۔

چیلنجز اور مواقع:

پاکستان کی ڈیری انڈسٹری کو چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں غیر موثر سپلائی چین، دودھ میں ملاوٹ کے مسائل اور چھوٹے ڈیری فارمرز کے لیے رسمی منڈیوں تک محدود رسائی شامل ہیں۔ تاہم، یہ جدت طرازی، پائیدار طرزِ عمل، اور صارفین پر مبنی تبدیلی کے مواقع بھی پیش کرتا ہے۔

پاکستان میں صارفین انجانے میں پیکیجنگ اور تقسیم کے اخراجات کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اس حوالے سے صارفین کو خود کو باخبر رکھنا چاہیے۔

پاکستان میں چھوٹے ڈیری فارمرز کے چیلنجز:

فوڈ لاء اینڈ پالیسی سے متعلقہ ایک غیر ملکی جریدے کے ایک مضمون کے مطابق، چھوٹے ڈیری فارمرز کو پاکستان میں دودھ کی ویلیو چین کو تجارتی بنانے میں کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان میں سے کچھ چیلنجز درج ذیل ہیں:

باقاعدہ آمدنی پر انحصار: کسانوں اور ٹھیکے پر زمین لینے والے کسانوں کو ان کی فصلوں کی ادائیگی اس وقت ملتی ہے جب وہ کٹائی کرتے ہیں اور انہیں منڈی میں لاتے ہیں۔ اس طرح فارمرز باقاعدگی سے ہفتہ وار آمدنی دودھ کی فروخت سے حاصل کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے گھریلو

JASSARAFTAB.COM A Veterinary Information Hub

اخراجات کو پورا کر سکیں۔ بے زمین مویشی پالنے والے کسان دودھ کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر اور بھی زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

سرمائے اور فنانسنگ کی کمی: چھوٹے کسانوں کو سرمائے اور فنانسنگ کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی انہیں اپنے فارموں کو بڑے سائز میں تبدیل کرنے کے لئے ضرورت ہوتی ہے، اس طرح ان کے معاشی منافع میں بہتری آتی ہے۔ فارمر کلب بینک قرضوں کی مالی مدد کے ذریعے، یا ڈیجیٹل مائیکرو فنانس شراکت داری کے ذریعے ان پٹ پر سبسڈی دیتا ہے، جیسے چلر، گائے کی خریداری، اور نسل کی بہتری وغیرہ۔ تاہم، دودھ کی خریداری اور مارکیٹنگ کمپنیوں نے دودھ اکٹھا کرنے کے مقامات پر جانچ اور کوالٹی اشورینس کا بھی انتظام کیا ہے۔ وہ گاؤں کے دودھ جمع کرنے کے مراکز کے ساتھ ساتھ اپنے علاقائی دودھ جمع کرنے کے مراکز پر مختلف معیار اور مقدار کے لئے ٹیسٹ کرتے ہیں۔

جانوروں کی ناکافی خوراک: ناکافی خوراک جس کی وجہ سے دودھ کی پیداوار کم ہوتی ہے چھوٹے کسانوں کے لیے ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ مسئلہ اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہوسکتا ہے جس کی کچھ کمپنیاں شناخت کرتی ہیں۔ پاکستان کے ڈیری سیکٹر کے ایک بڑے مطالعاتی مشن پر، آسٹریلوی ماہرین نے دودھ دینے والے جانوروں کی ناکافی خوراک کے مسئلے کی نشاندہی کی، جسے سائنسدان تسلیم کرتے ہیں، جیسا کہ حقیقت یہ ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں کی آبادی میں مسلسل اضافے کے باعث اس میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ کسانوں کو جانوروں کی غذائیت کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے، اور ایک ڈیری کونسل یا کوآپریٹو کی ضرورت ہے جو تازہ، خام دودھ کو ایک کیٹگری کے طور پر فروغ دینے میں مشغول ہو۔

پاکستان میں چھوٹے ڈیری فارمرز کو باقاعدہ آمدنی پر انحصار، مضبوط کرنے کے لیے دباؤ، سرمائے اور فنانسنگ کی کمی اور جانوروں کی ناکافی غذائیت جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔

تمام سٹیک ہولڈرز کے لیے فائدہ مند مارکیٹ بنانا

پاکستان میں چھوٹے ڈیری کاشتکاروں کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے، لوگوں کے فلاح سے متعلقہ پالیسی لاگو کرنا ہوگی جو کسانوں، بیچنے والوں اور صارفین، سب کے لئے منافع بخش صورت حال پیدا کرے۔

فیڈ مارکیٹوں کے علاوہ مراعات اور مدد: چھوٹے کسانوں کو اپنے معاشی منافع کو بہتر بنانے کے لیے فیڈ مارکیٹوں کے علاوہ مراعات اور مدد کی ضرورت ہے۔ حکومت کو ایک ایسا طریقہ کار تیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے چھوٹے کسانوں کو ان کے فارموں کو بڑا کرنے کے لئے سرمائے اور فنانسنگ تک رسائی فراہم کی جائے۔ کسان کلب، ان پٹ پر سبسڈی دے سکتا ہے، جیسے کہ چلر، گائے کی خریداری، اور نسل کی بہتری کیلئے بنکوں تک رسائی۔

تازہ، کچے دودھ کو ایک زمرے کے طور پر فروغ دینا: حکومت کو تازہ، کچے دودھ کو ایک کیٹگری کے طور پر فروغ دینے اور دودھ کی حفاظت اور

معیار کو یقینی بنانے کے لیے جمع کرنے کے مقامات پر جانچ اور کوالٹی ایشورنس چیک کرنے کی ضرورت ہے۔ دودھ کی خریداری اور مارکیٹنگ کمپنیاں گاؤں کے دودھ جمع کرنے کے مراکز کے ساتھ ساتھ اپنے علاقائی دودھ جمع کرنے کے مراکز پر مختلف معیار اور مقداری ٹیسٹ کر سکتی ہیں۔ ٹیسٹنگ سروس کو کلیکشن سروس سے الگ کرنے سے زیادہ شفافیت اور روزگار کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں اور بڑے ڈیری سٹیک ہولڈرز کے اثر ورسوخ کو کم کیا جا سکتا ہے۔

بڑے ملٹی نیشنل اور نیشنل ڈیری مارکیٹرز کا ضابطہ: حکومتوں کو چاہیے کہ وہ بڑے ملٹی نیشنل اور نیشنل ڈیری مارکیٹرز کے کاموں کو ریگولیٹ کریں تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ چھوٹے کسانوں کا استحصال نہ کریں۔ چھوٹے کسانوں کو ان کے کاموں کو مستحکم کرنے اور مالی اعانت فراہم کرنے کے دباؤ سے بچانے کے لیے پالیسیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ چھوٹے کسانوں کو پراسیسڈ ڈیری مصنوعات کے ذریعے تازہ، کچے اور کھلے دودھ کی قیمتوں میں کمی سے بچانے کے لیے پالیسیاں بھی وضع کی جا سکتی ہیں۔

صارفین کی تعلیم: حکومت اور ڈیری سٹیک ہولڈرز پیک شدہ اور تازہ، کچے دودھ کے درمیان فوائد اور فرق اور تیار شدہ ڈیری مصنوعات کے استعمال سے منسلک خطرات کے بارے میں صارفین کو تعلیم فراہم کر سکتے ہیں۔ یہ صارفین کو دودھ پینے کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کے قابل بنائے گا۔

جانوروں کی خوراک میں بہتری: چھوٹے کسانوں کو جانوروں کی غذائیت کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حکومت چھوٹے کسانوں کو جانوروں کی غذائیت سے متعلق تربیت اور تعلیم فراہم کر سکتی ہے۔ تازہ، خام دودھ کو ایک زمرے کے طور پر فروغ دینے کے لیے ایک ڈیری کونسل یا کوآپریٹو قائم کیا جا سکتا ہے۔

انڈیا کا AMUL پراجیکٹ

ہندوستان میں امل پراجیکٹ کی کامیابی سے پاکستان سبق سیکھ سکتا ہے۔ سب سے پہلے، ڈیری سیکٹر میں کوآپریٹو ماڈل اپنانے سے چھوٹے پیمانے پر کسانوں کو بااختیار بنایا جا سکتا ہے اور ان کی پیداوار کے لیے مناسب معاوضہ یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ گاؤں کی سطح پر ڈیری سوسائٹیز اور ایک مضبوط سپلائی چین کے قیام سے، پاکستان ایک زیادہ مساوی ڈیری انڈسٹری تشکیل دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تحقیق، اختراع اور مصنوعات کی تنوع میں سرمایہ کاری کی جا سکتی ہے۔ "امل" کا پورٹ فولیو، صارفین کے بدلتے ہوئے مطالبات کو پورا کرنے اور ڈیری مصنوعات کی قدر کی تجویز کو بڑھانے کے لیے راستہ طے کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ مزید برآں، موثر مارکیٹنگ اور برانڈنگ، جیسا کہ امل کی مشہور اشتہاری مہمات کی مثال ہے، صارفین کے اعتماد اور برانڈ کی پہچان کو بڑھا سکتی ہے۔

پاکستان کو اپنی ڈیری انڈسٹری کے سماجی اور معاشی اثرات پر توجہ دینی چاہیے، دیہی ترقی، خواتین کو بااختیار بنانے اور لاکھوں دیہی خاندانوں کی روزی روٹی کو بہتر بنانے پر زور دینا چاہیے۔ امل کے سفر سے سیکھ کر، پاکستان ایک فروغ پزیر اور پائیدار ڈیری سیکٹر بنا سکتا ہے جو کسانوں اور صارفین دونوں کو فائدہ پہنچاتا ہو۔

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

پاکستان کی چھوٹی ڈیریوں کا مستقبل ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو ان کی حفاظت کے لیے پرعزم ہیں۔ چیلنجز بہت زیادہ ہیں، لیکن اسی طرح لچک کا جذبہ بھی ہے۔ جیسے پاکستان کے دیہی مناظر پر سورج غروب ہوتا ہے، وہ امید اور عزم کے ساتھ طلوع بھی ہوتا ہے۔

چھوٹے ڈیری فارمرز کی جدوجہد کو قومی تحریک میں بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔ تمام صوبوں، زبانوں اور کمیونٹیز میں، ان فارموں کی حفاظت کے لیے آواز گونجنی چاہیے۔ چھوٹے کسانوں، شہری صارفین، پالیسی سازوں اور بین الاقوامی اتحادیوں کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ تعاون کے ذریعے، وہ پاکستان کی چھوٹی ڈیریوں کو درپیش کثیر الجہتی چیلنجوں سے نمٹ سکتے ہیں۔ روایت میں جڑے اختراعی حل چھوٹی ڈیریوں کی ترقی میں مدد کر سکتے ہیں۔ ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے طریقوں کو جدید بنانا، ان فارموں کی پائیداری کو یقینی بنانے کی کنجی ہے۔ اجتماعی کوششوں اور اٹل امید کے ساتھ، مستقبل ایسا ہو سکتا ہے جہاں یہ فارمز پھلتے پھولتے رہیں۔

پاکستان کے چھوٹی ڈیری فارمرز کے تحفظ کے لیے جدوجہد۔ دوبارہ ابھرنے، ثقافت اور پائیدار جذبے کی قومی کہانی ہے۔ اس جدوجہد سے ہم ایک وراثت کو محفوظ رکھ سکتے ہیں—ایک ایسی میراث جو اس مٹی اور اس کے لوگوں کا سہارا بنے ہوئے ہے۔ یہ چھوٹے ڈیری فارمرز کی میراث ہے جو وقت کی کسوٹی کا مقابلہ کر رہی ہے، اس کی حفاظت متحدہ محاذ پر وہی کر سکتے ہیں جو اس کی قدر کو سمجھتے ہیں۔ کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی، لیکن یہ ایک ایسی کہانی ہے جسے پاکستان اور اس کے چھوٹے کسان مل کر لکھ سکتے ہیں۔

چھوٹے ڈیری فارمرز کی میراث، جو کہ قوم کی تاریخ، ثقافت اور مستقبل میں گہرائی سے جڑی ہوئی ہے؛ اجتماعی عمل، عزم اور پختہ ارادے سے اس کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

پائیداری پاکستان کی چھوٹی ڈیریوں کے مستقبل کی بنیاد ہے۔ آج اٹھائے گئے چھوٹے چھوٹے اقدامات آنے والی نسلوں کے لیے دیرپا اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ ڈیری سیکٹر کے اندر روایتی زرعی ماحول کو فروغ دینا بہت ضروری ہے۔ یہ پائیدار کاشتکاری کے طریقے نہ صرف ماحول کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ مویشیوں اور کسانوں کی فلاح و بہبود کو بھی یقینی بناتے ہیں۔ مقامی اور آرگینک ڈیری مارکیٹ کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا گیم چینجر ہو سکتا ہے۔ صارفین تیزی سے قدرتی، صحت مند ڈیری مصنوعات کی تلاش میں ہیں، جو چھوٹے ڈیری فارمرز کو بااختیار بنا سکتے ہیں۔ نچلی سطح پر تعلیم اور اختراع میں سرمایہ کاری ضروری ہے۔ چھوٹے کسانوں کو جدید طریقوں میں تربیت دینا، ڈیری غذائیت کے بارے میں ان کے علم کو بڑھانا، اور نئی ٹیکنالوجیز متعارف کروانا روایتی اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے پیداواری صلاحیت کو بڑھا سکتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ چھوٹے ڈیری فارمرز کو زمین، پانی اور مالیات جیسے وسائل تک مساوی رسائی حاصل ہو۔ یہ اچھی ساختہ حکومتی پالیسیوں اور مالی مدد کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

چھوٹے ڈیری فارمرز کی جنگ پاکستان کے لیے منفرد نہیں۔ یہ ایک عالمی جنگ ہے۔ دنیا بھر کے چھوٹے کسانوں کے ساتھ کھڑے ہو کر پاکستان ان کے تحفظ کے لیے عالمی تحریک کا حصہ بن سکتا ہے۔ پاکستان دیگر ممالک میں چھوٹے کاشتکاروں کے ساتھ یکجہتی کا ہاتھ بڑھا سکتا ہے، ان کے تجربات سے سیکھ سکتا ہے اور اپنے تجربات شیئر کر سکتا ہے۔ ایک ساتھ کھڑے ہونے سے، چھوٹی ڈیریوں کی وکالت کرنے والی

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

آوازیں مضبوط ہوتی ہیں۔ عالمی برادری پاکستان کی چھوٹی ڈیریوں کی مدد میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ منصفانہ تجارتی پالیسیوں کی وکالت کرکے اور پائیدار زراعت میں سرمایہ کاری کر کے، ایک عالمی نیٹ ورک چھوٹے ڈیری کاشتکاروں کو ترقی دے سکتا ہے۔ پاکستان ایک جیسے چیلنجز کا سامنا کرنے والی قوموں کے ساتھ علم کے اشتراک کے اقدامات کو فروغ دے سکتا ہے۔ بہترین طریقوں اور اختراعی خیالات کا تبادلہ چھوٹے ہولڈر ڈیریوں کے لیے روشن مستقبل کا باعث بن سکتا ہے۔

چھوٹے ڈیری فارمز کا مستقبل افراد، کمیونٹیز اور پالیسی سازوں کے انتخاب سے منسلک ہے۔ یہ سہولت کے مقابلے میں روایت، ہتھیار ڈالنے کے مقابلے میں ابھرنے کی کوشش اور تقسیم کے مقابلے اتحاد کا معاملہ ہے۔ صارفین چھوٹے ڈیری فارمز کو سپورٹ کر کے ڈیری انڈسٹری کو نئی شکل دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ تازہ، مقامی ڈیری مصنوعات کا انتخاب روایت کو برقرار رکھ سکتا ہے اور چھوٹے کسانوں کو بااختیار بنا سکتا ہے۔ کمیونٹیز اپنے مقامی کسانوں کے پیچھے کھڑی ہو سکتی ہیں، ان بانڈز کو مضبوط بنا سکتی ہیں جو چھوٹے ڈیری فارمز کو قائم رکھتے ہیں۔ شہری اور دیہی علاقوں کو جوڑنے والے اقدامات صارفین اور پروڈیوسرز کے درمیان خلیج کو ختم کر سکتے ہیں۔ پالیسی سازوں کے پاس ایسا ماحول پیدا کرنے کی چابی ہے جہاں چھوٹے ڈیری فارمز ترقی کر سکیں۔ ان فارموں کی حفاظت اور فروغ دینے والے قوانین بنا کر، وہ لاکھوں چھوٹے کسانوں کے مستقبل کو محفوظ بنا سکتے ہیں۔ آج کیے گئے انتخاب کل کی دنیا کو تشکیل دیں گے۔ **پاکستان ایک دوراہے پر کھڑا ہے، اور اس کا انتخاب کیا جانے والا راستہ اس بات کا تعین کرے گا کہ چھوٹے ڈیری فارمز کی میراث زندہ رہتی ہے یا ختم ہوتی ہے۔**

اگر آنے والے سالوں میں ہم پاکستان کے چھوٹے ڈیری فارمز کے لیے جدوجہد پر نظر ڈالیں؛ تو پھر ہی ہمیں ایک وژن کا احساس ہو سکتا ہے۔ پائیداری، عالمی یکجہتی اور انتخاب کی طاقت کے لیے قوم کا عزم ایک روشن مستقبل کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ چھوٹے ڈیری فارمز کی وراثت مضبوط ہو سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا ورثہ ہے جسے پاکستان اور اس کے چھوٹے کسانوں نے مل کر لکھا ہے — امید، عزم اور لوگوں کے پائیدار جذبے کی کہانی۔

Translated by **Jassaraftab.com** from **narratives.com.pk**

جاسر آفتاب
JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub